شجرکاری اور قرآن وسُنّت

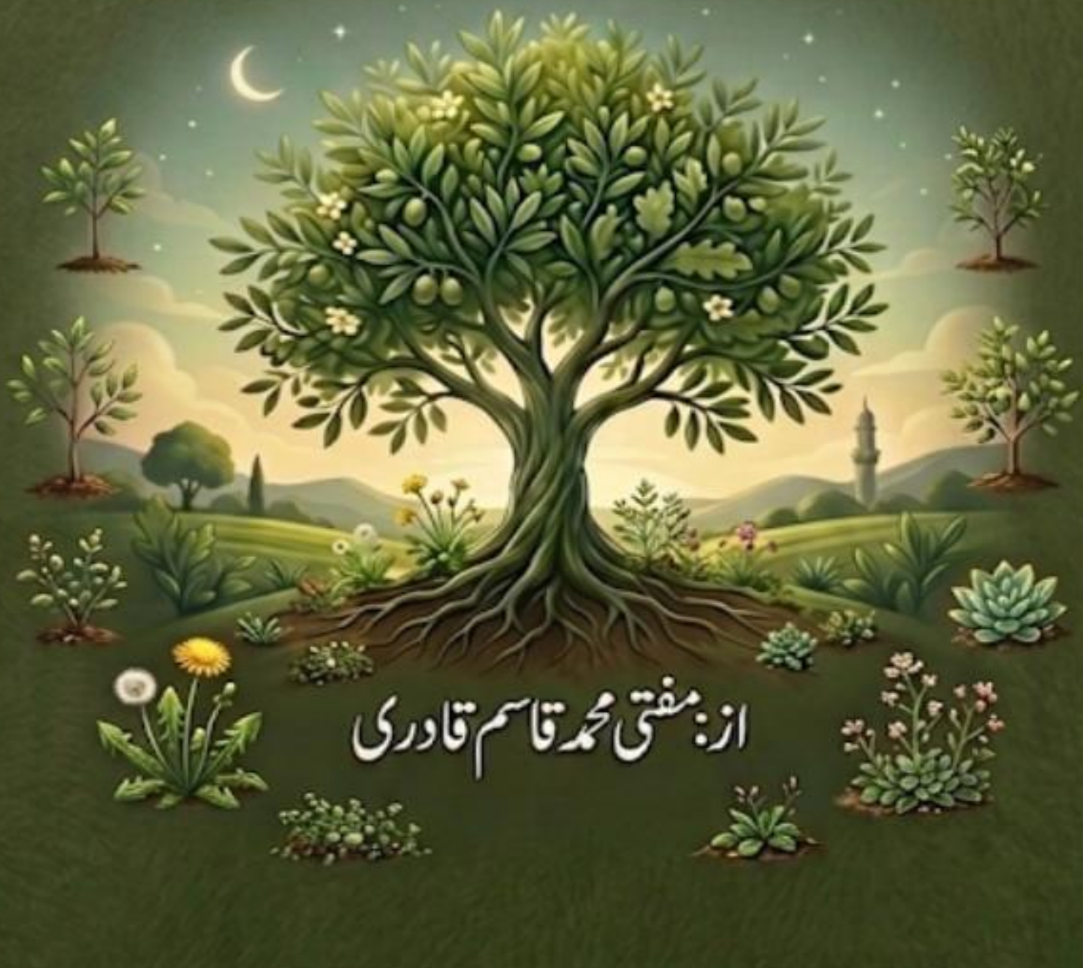

از: مفتی محمد قاسم قادری

بسم اللہ الرحمن الرحیم

درخت اللہ تعالیٰ کی عظیم نعمتوں میں سے ایک ہیں، یہ نہ صرف انسانوں اور جانوروں کی غذا کا ذریعہ ہیں، بلکہ زمین کی خوبصورتی، ماحول کی حفاظت، بارش کے نظام، ہوا کی پاکیزگی اور زندگی کے تسلسل میں بھی بنیادی کردار ادا کرتے ہیں۔ خدا کے خوبصورت اور کامل دین، اسلام نے عبادات کے ساتھ مخلوق کی بھلائی اور خلق کی خیر و فلاح کے اسباب کی فراہمی و حفاظت کو بھی نیکی قرار دیا ہے، جس میں درخت لگانا بھی شامل ہے۔ اسی لیے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے درخت لگانے کو صدقہ جاریہ اور عظیم ثواب قرار دیا۔ قرآنِ کریم نے بھی درختوں کو اللہ تعالیٰ کی قدرت کی نشانی، اس کی رحمت، زمین کی زینت، جنت کی نعمت اور ایمان کی مثال کے طور پر بیان فرما کر درختوں کی اہمیت کو اجاگر کیا ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ درخت لگانا صرف ایک دنیاوی کام نہیں، بلکہ دینی اور اُخروی فضیلت بھی رکھتا ہے۔

درخت اللہ تعالیٰ کی رحمت و نعمت ہیں:

درخت اللہ تعالیٰ کی رحمت کا عملی مظہر ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے بارش برسنے کا ایک پورا نظام بنایا اور اس پورے نظام کا مقصد صرف انسان کی پیاس بجھانا نہیں، بلکہ اسی پانی سے درخت، کھیتیاں اور باغات پروان چڑھانا بھی ہیں، کیونکہ انسان، جانور اور پرندے سب ان سے فائدہ اٹھاتے ہیں۔ درخت معاشی خوشحالی، غذائی تحفظ اور قدرتی حسن کا ذریعہ ہیں، اس طرح یہ رحمتِ الٰہی کی علامت ہیں اور اس کے ساتھ قدرتِ خداوندی کا عظیم شاہکار ہیں۔ اسی لئے قرآن نے ان کا ذکر محض نباتات کے طور پر نہیں، بلکہ اللہ تعالیٰ کی قدرت کی نشانی کے طور پر بھی کیا ہے۔ جو شخص درختوں کو محض لکڑی یا ایندھن سمجھ کر نہیں، بلکہ اس سے بڑھ کر اللہ کی نعمت و رحمت تصور کرتا ہے، اس کے دل میں ان کی افزائش اور حفاظت کا جذبہ پیدا ہوتا ہے۔

درختوں کو خدا کی نعمت سمجھتے ہوئے اس سوال پر بھی غور کی حاجت ہے کہ ہم اس نعمت کے ساتھ کیا رویہ اختیار کرتے ہیں؟ کیا ان کی حفاظت کرتے ہیں یا انہیں بے مقصد کاٹ دیتے ہیں؟ کیا ہم درخت لگانے، اس کی پرورش کرنے کے ذریعے ماحول کو آباد کرتے ہیں یا انہیں کاٹ کر ماحول برباد کرتے ہیں؟ لہٰذا درختوں کی حفاظت ماحولیاتی ذمہ داری کے ساتھ ایک امانت بھی ہے اور نعمت ہونے کے اعتبار سے یہ بھی یاد رکھنا چاہیے کہ نعمتوں کے بارے میں انسان سے سوال ہوگا۔

درختوں کے نعمتِ الٰہی ہونے کے متعلق ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ﴿هُوَ الَّذِیْۤ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً لَّكُمْ مِّنْهُ شَرَابٌ وَّ مِنْهُ شَجَرٌ فِیْهِ تُسِیْمُوْنَ(10) یُنْۢبِتُ لَكُمْ بِهِ الزَّرْعَ وَ الزَّیْتُوْنَ وَ النَّخِیْلَ وَ الْاَعْنَابَ وَ مِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ﴾ ترجمہ کنزالعرفان: ”وہی ہے جس نے آسمان سے پانی اتارا، اس سے تمہارا پینا ہے اور اسی سے درخت (اگتے) ہیں جن سے تم (جانور) چراتے ہو۔ اس پانی سے وہ تمہارے لیے کھیتی اور زیتون اور کھجور اور انگور اور ہر قسم کے پھل اگاتا ہے۔“[1]

درخت روئے زمین کی زینت ہیں:

درخت زمین کی بہت نمایاں زینت ہیں۔ سر سبز جنگلات، باغات اور سایہ دار درخت زمین کو زندگی اور حسن عطا کرتے ہیں، ہاں، اس کے ساتھ خدا کی نعمتوں پر اس کا شکر ادا کرکے اچھے عمل کا مظاہرہ بھی کرنا چاہیے، کیونکہ دنیا اور اس کی تمام زینتوں کا ایک مقصد یہ بھی ہے کہ ان تمام چیزوں کے متعلق خدا کی رِضا کا راستہ اختیار کرکے خود کو خدا کا اچھا بندہ بنائیں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ﴿اِنَّا جَعَلْنَا مَا عَلَى الْاَرْضِ زِیْنَةً لَّهَا لِنَبْلُوَهُمْ اَیُّهُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا﴾ ترجمہ کنزالعرفان: ”بیشک ہم نے زمین پر موجود چیزوں کو زمین کے لیے زینت بنایا، تاکہ ہم انہیں آزمائیں کہ ان میں عمل کے اعتبار سے کون اچھا ہے۔“[2]

1...(پارہ 14، سورۃ النحل: 10، 11)
2...(پارہ 15، سورۃ الکھف: 07)

درختوں کو بے مقصد برباد کرنا فساد کی صورت ہے:

قرآنِ کریم نے درختوں اور کھیتوں کو تباہ کرنا فساد قرار دیا ہے۔ کسی کی ملکیتی اشیاء کو برباد کرنا یقیناً فتنہ و فساد ہے، لیکن اس کے علاوہ بھی زراعت، درختوں اور قدرتی وسائل کو نقصان پہنچانا، مال کی بربادی اور معاشی جرم ہے، جو دینی اعتبار سے بھی یقینا قابلِ مذمت عمل ہے۔ جو شخص زمین کی آبادکاری کے بجائے اسے اجاڑنے کا سبب بنتا ہے، وہ اللہ تعالیٰ کی ناپسندیدگی کا مستحق بنتا ہے۔ موجودہ دور میں جنگلات کی بے دریغ کٹائی، ماحول کی تباہی اور درختوں کی بربادی، فساد کی جدید صورتیں ہیں۔ اسلام انسان کو تعمیر، آبادکاری اور حفاظت کا درس دیتا ہے، تخریب اور بربادی کا نہیں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ﴿وَ اِذَا تَوَلّٰى سَعٰى فِی الْاَرْضِ لِیُفْسِدَ فِیْهَا وَ یُهْلِكَ الْحَرْثَ وَ النَّسْلَ ؕ وَ اللّٰهُ لَا یُحِبُّ الْفَسَادَ﴾ ترجمہ کنز العرفان: "اور جب پیٹھ پھیر کر جاتا ہے تو کوشش کرتا ہے کہ زمین میں فساد پھیلائے اور کھیت اور مویشی ہلاک کرے اور اللہ فساد کو پسند نہیں کرتا۔"[1]

جنت درختوں سے مالامال باغ ہی کا نام ہے:

قرآنِ کریم میں ایمان اور نیک اعمال پر بار بار جنت کی خوشخبری دی گئی ہے۔ اگر غور کریں، تو اس سے بھی درختوں کی افادیت و اہمیت واضح ہوتی ہے، کیونکہ "جنت" عربی زبان میں "باغ" کو کہتے ہیں اور باغ کا معنی ہی ایسی جگہ ہے جہاں خوبصورت انداز میں بہت سارے درخت ہوں۔ قرآنِ مجید نے جنت کی عظمت اور بشارت بار بار بیان فرمائی ہے، کیونکہ جنت راحت و سکون کی جگہ ہے اور یہ اطمینان و راحت اس لیے ہے کہ باغ، سرسبزی، پھل دار درخت اور بہتا ہوا پانی انسانی فطرت کی پسندیدہ چیزیں ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے نیک بندوں کے لیے ایسی دائمی سرسبزی کو انعام بنایا ہے۔ اگر جنت میں درخت اور باغ اللہ کی نعمت ہیں اور وہاں یہ نعمت اپنے کامل اور دائمی حسن کے ساتھ موجود ہوگی تو دنیا میں بھی درخت یقیناً اللہ

1...(پارہ2، سورۃ البقرۃ:205)

تعالیٰ کی بہت خوبصورت اور راحت و سکون دینے والی نعمت ہیں۔ اس لیے جو شخص دنیا میں زمین کو سرسبز بنانے میں حصہ لیتا ہے، وہ درحقیقت اس نعمت کی قدر شناسی کا اظہار کرتا ہے، جس کا کامل نمونہ اسے آخرت میں ملنے والا ہے۔ ایمان اور نیک اعمال پر درختوں سے بھرے ہوئے باغات کی بشارت ملاحظہ کریں، اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ﴿وَ بَشِّرِ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اَنَّ لَهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ﴾ ترجمہ کنز العرفان: ”اور ان لوگوں کو خوشخبری دو جو ایمان لائے اور انہوں نے اچھے عمل کیے کہ ان کے لئے ایسے باغات ہیں جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہیں۔“(1)

اور سورہ واقعہ میں اہلِ جنت کے دوسرے گروہ ”اصحابُ الیمین“ یعنی دائیں جانب والے اَصحاب کا ذکر فرما کر ان کی یہ شان بیان کی کہ وہ جنت میں موجود درختوں کے سائے میں راحت و آرام حاصل کریں گے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ﴿فِیْ سِدْرٍ مَّخْضُوْدٍ(28) وَّ طَلْحٍ مَّنْضُوْدٍ(29) وَّ ظِلٍّ مَّمْدُوْدٍ﴾ ترجمہ کنز العرفان: ”(دائیں طرف والے جنتی) بغیر کانٹے والی بیریوں کے درختوں میں ہوں گے اور کیلے کے گچھوں میں اور دراز سائے میں۔“(2)

حضرت ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، رسولِ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: ”جنت میں ایک ایسا درخت ہے جس کے سائے میں سوار شخص سو سال تک دوڑتا رہے، تو وہ اسے طے نہ کر سکے گا، اگر تم چاہو تو یہ آیت پڑھ لو: ﴿وَّ ظِلٍّ مَّمْدُوْدٍ﴾(3)

نہایت خوب صورت مثال سے درختوں کی اہمیت:

ہر مسلمان جانتا ہے کہ سب سے زیادہ ضروری، اہم اور مفید شے ”ایمان“ ہے، کیونکہ اسی پر آخرت کی کامیابی کا مدار ہے۔ اس عظمت والے ایمان کی بنیاد کلمۂ طیبہ پر ہے اور قرآنِ کریم نے ایمان اور

1...(پارہ1، سورۃ البقرۃ:25)

2...(پارہ27، سورۃ الواقعۃ:28، 29، 30)

3...(صحیح بخاری، کتاب التفسیر، سورۃ الواقعۃ، باب وظل ممدود، جلد03، صفحہ345، رقم الحدیث:4881، دار الکتب العلمیۃ، بیروت)

کلمۂ طیبہ کو جو تشبیہ دی ہے، وہ بھی ایک پاکیزہ درخت سے دی ہے کہ جس طرح مضبوط درخت کی جڑیں زمین کی گہرائی میں اور شاخیں آسمان کی بلندیوں کی جانب ہوتی ہیں، جن پر حکمِ الٰہی سے مسلسل اُگنے والے پھل لوگوں کو فائدہ پہنچاتے ہیں، اسی طرح سچے مؤمن کا ایمان، اس کے قلب و باطن میں راسخ ہوتا ہے اور مؤمن کے ظاہر پر عبادات، اخلاق، کردار اور حسنِ عمل کی شاخیں نمودار ہوتی ہیں، جو طرح طرح مخلوقِ خدا کو نفع پہنچاتی ہے۔ ایمان جیسی عظیم شے کو درخت کے ساتھ تشبیہ دینا بلاشک و شبہ درختوں کی عظمت پر نہایت منفرد دلیل ہے، اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ﴿اَلَمْ تَرَ كَيْفَ ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا كَلِمَةً طَيِّبَةً كَشَجَرَةٍ طَيِّبَةٍ اَصْلُهَا ثَابِتٌ وَّ فَرْعُهَا فِي السَّمَآءِ ۙ تُؤْتِيْۤ اُكُلَهَا كُلَّ حِيْنٍۭ بِاِذْنِ رَبِّهَا﴾ ترجمہ کنزالعرفان: ”کیا تم نے نہ دیکھا کہ اللہ نے کلمہ پاک کی کیسی مثال بیان فرمائی ہے، جیسے ایک پاکیزہ درخت ہو جس کی جڑ قائم ہو اور اس کی شاخیں آسمان میں ہوں۔ ہر وقت اپنے رب کے حکم سے پھل دیتا ہے۔“(1)

تسبیح کا صلہ جنت میں درخت لگنا:

حضرت عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: ”جس رات مجھے معراج کروائی گئی، اس رات میں ابراہیم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ سے ملا، ابراہیم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ نے فرمایا: اے محمد! اپنی امت کو میری جانب سے سلام کہہ دینا اور انہیں بتادینا کہ جنت کی مٹی بہت اچھی (زرخیز) ہے اور اس کا پانی بہت میٹھا ہے۔ جنت ایک چٹیل میدان ہے اور اس میں شجرکاری "سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ" سے ہوتی ہے۔“(2)

یہ حدیث درختوں کی عظمت اور ان کی غیر معمولی اہمیت کو نمایاں کرتی ہے۔ غور کریں کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے ذکر اور تسبیح جیسی عظیم عبادت کا صلہ جنت میں درخت عطا کرنے کی صورت میں بیان

1...(پارہ13، سورۃ ابراہیم:24، 25)

2...(سنن ترمذی، کتاب الدعوات، جلد05، صفحہ286، رقم الحدیث:3473، دار الفکر، بیروت)

فرمایا۔ اگر درخت معمولی چیز ہوتے، تو اتنی بڑی عبادت کا اجر ان کی صورت میں نہ بتایا جاتا۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک درخت ایسی قیمتی نعمت ہیں جنہیں جنت کی دائمی نعمتوں میں بھی خصوصی مقام حاصل ہے۔ جب آخرت میں تسبیح کا انعام درخت ہیں، تو دنیا میں بھی درختوں کی قدر کرنا، انہیں لگانا اور ان کی حفاظت کرنا یقیناً ایک پسندیدہ اور بابرکت عمل ہے۔ البتہ یہ بات ہمیشہ یاد رکھیں کہ جنت کی نعمتیں دنیا کی نعمتوں سے اربوں گنا سے بھی زیادہ عظیم ہیں اور حقیقت میں اِن کا تقابل ہی نہیں، لیکن بہر حال درخت آخرت کی نعمتوں کی ایک مثال ہے، جو دنیا میں ہمارے سامنے موجود ہے، جیسے ریشم اور سونے کے متعلق علماء نے اس طرح کا کلام لکھا ہے۔

پھر یہ بھی یاد رکھیں کہ درخت لگانے کی اپنی فضیلت اور ثواب ہے، جیسا کہ نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: ”جو مسلمان درخت لگائے یا فصل بوئے پھر اس میں سے جو پرندہ یا انسان یا کوئی جانور کھائے، تو وہ اس کی طرف سے صدقہ شمار ہو گا۔“[(1)]

دوسری روایت میں نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: ”مسلمان جو کچھ اُگائے پھر اس میں سے کوئی انسان یا جانور یا پرندہ کھائے تو وہ اس کے لیے قیامت تک صدقہ ہو گا۔“[(2)]

یہ احادیث طیبہ شجرکاری کے عرصۂ دراز تک جاری رہنے والے اجر و ثواب کو بیان فرما رہی ہیں۔ انسان ایک مرتبہ درخت لگا دیتا ہے، لیکن جب تک اس سے کوئی پھل، سایہ یا فائدہ حاصل کرتا رہے گا، اس کے نامۂ اعمال میں ثواب لکھا جاتا رہے گا۔ اس میں انسان، جانور اور پرندے سب کا نفع حاصل کرنا شامل ہے۔ اس سے اسلام کی شانِ رحمت کی وسعت کا اندازہ بھی ہوتا ہے کہ وہ صرف انسانوں ہی نہیں، بلکہ تمام مخلوقات کے فائدے کو باعثِ اجر قرار دیتا ہے۔ آج اگر ہر مسلمان اپنی زندگی میں چند درخت لگا

1...(صحیح مسلم، کتاب المساقاۃ، باب: فضل الغرس والزرع، صفحہ 839، رقم الحدیث: 1553، دار ابن حزم، بیروت)

2...(صحیح مسلم، کتاب المساقاۃ، باب: فضل الغرس والزرع، صفحہ 839، رقم الحدیث: 1552، دار ابن حزم، بیروت)

دے، تو وہ اپنے لیے ایک دائمی صدقۂ جاریہ کا انتظام کر سکتا ہے۔

درخت لگانے کا ایک عمدہ طریقہ:

اگر ہر خاندان یہ عہد کر لے کہ گھر میں پیدا ہونے والے ہر بچے کے نام پر کم از کم ایک درخت ضرور لگایا جائے، تو چند ہی برسوں میں لاکھوں درخت وجود میں آسکتے ہیں۔ اس طرح درخت لگا کر بچوں کو بتا بھی دیں کہ تمہارے نام سے ہم نے فلاں درخت لگایا ہے۔ اس سے بچوں کے دلوں میں بھی فطرت اور درختوں سے محبت پیدا ہوگی اور معاشرے میں شجرکاری ایک مستقل عمل بن جائے گا، جو ماحولیاتی فائدے کے ساتھ ساتھ صدقۂ جاریہ کا ذریعہ بھی ہوگا۔

آخرت میں بھی درخت لگائیں:

دنیا میں درخت لگانا بہت عمدہ عمل ہے اور آخرت میں ثواب کا باعث بھی، لیکن دنیا کی اس زینت و تعمیر کے ساتھ آخرت کی زینت و تعمیر اور آبادی یعنی جنت میں درخت لگانے کی سوچ اور عمل بھی جاری رہنا چاہیے۔ لہٰذا جب دنیا میں درخت لگائیں، تو اس سے زیادہ جنت میں درخت لگائیں اور اس کا طریقہ نبی رحمت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ نے بیان فرمادیا۔ حضرت ابوہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں کہ میں ایک دن درخت لگا رہا تھا کہ رسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ میرے پاس سے گزرے اور فرمایا: ابوہریرہ! تم کیا لگا رہے ہو؟ میں نے عرض کیا: میں درخت لگا رہا ہوں۔ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: کیا میں تمہیں اس سے بہتر درخت نہ بتاؤں؟ انہوں نے عرض کیا: کیوں نہیں؟ آپ ضرور بتلایئے اللہ کے رسول! آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: تم "سُبْحَانَ اللہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللہُ وَاللہُ اَکْبَرُ" کہا کرو، تو ہر ایک کلمہ کے بدلے تمہارے لیے جنت میں ایک درخت لگایا جائے گا۔[1]

1...(سنن ابن ماجہ، کتاب الادب، باب فضل التسبیح، جلد04، صفحہ252، رقم الحدیث:3807، دار المعرفۃ، بیروت)

اور یہی پیغام شبِ معراج میں حضرت ابراہیم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے محبوبِ خدا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ کی امت کو دیا، جیسا کہ اوپر یہ حدیث گزر چکی ہے۔

خلاصہ کلام:

قرآن و سنت کا مطالعہ یہ حقیقت واضح کرتا ہے کہ درخت اللہ تعالیٰ کی عظیم نعمت اور اس کی رحمت و قدرت کی نشانی ہیں۔ قرآن نے انہیں زمین کی زینت، جنت کی نعمت اور ایمان کی مثال قرار دیا ہے، جبکہ کھیتوں اور درختوں کو تباہ کرنا فساد سے تعبیر کیا ہے۔ رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ نے درخت لگانے کو صدقۂ جاریہ قرار دیا اور اللہ کے ذکر کو جنت میں درخت لگانے کا ذریعہ بتایا۔ اس لیے ایک مسلمان کا کردار یہ ہونا چاہیے کہ وہ زیادہ سے زیادہ شجر کاری کرے، درختوں کی حفاظت کرے، فضا و ماحول کو بہتر بنائے اور ساتھ ہی اپنے ذکر و عبادت کے ذریعے آخرت کے باغات بھی آباد کرتا رہے۔ یہی محمد مصطفیٰ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ کے کامل دین کا متوازن، جامع اور خوب صورت پیغام ہے۔

07 اگست 2026ء